Regd No P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ ۴ مارچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۴ اپریل ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں ۔
الحمد للہ ۔

کیا موجودہ عیسائیت کے بانی حضرت مسیح ہیں ؟

(۱)

آجکل عیسائی چرچ میں اس قسم کے فکری رجحانات نشو و نما پا رہے ہیں جن کی بنا پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ عیسائی کلیسا کے عقائد کے بانی واقعی حضرت مسیح علیہ السلام ہیں ؟ آئے دن مختلف پادری اور مذہبی سکالرز یہ سوال اُٹھاتے رہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی بنیادی تعلیمات و ارشادات کیا تھے ؟ کیونکہ اخلاقی لحاظ سے یورپ اور امریکہ جو ارتقائی لحاظ سے عیسائیت کے مراکز ہیں ۔ ان کی اخلاقی و مذہبی حالت انتہائی دگرگوں اور ہیبت ناک ہو چکی ہے ۔

دہریت چپہ چپہ پر پھیل چکی ہے ۔ روحانیت کی مادیت زوروں پر ہے ۔ کفارہ کے مسئلہ نے عوام کو گناہ اور فسق و فجور سے آلودہ زندگی پر جرأت دلائی ہے ۔ عریانی اور فحاشی نے لوگوں سے شرم و حیا کو کلیتہً ختم کر دیا ہے ۔ چنانچہ اس قسم کی کیفیت کے پیش نظر آجکل (Back to Christ) کی تحریک زوروں پر ہے یعنی مسیح کی اصل تعلیم پر چلو ۔

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ عیسائی چرچ کے بنیادی عقائد کے بانی ہرگز ہرگز حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ پولوس ہے ۔ چنانچہ حضرت بانیٔ احمدیت فرماتے ہیں :-

" یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے دراصل پولوسی مذہب ہے نہ کہ مسیحی ...... اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں ۔ حضرت مسیح تو وہ بے نفس تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ ان کو کوئی نیک انسان کہے مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا ۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۴۴)

عیسائیت کے موجودہ عقائد کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

" یہ (پولوس) وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کی رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا ۔ اور شراب کو بہت وسعت دے دی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا ۔ تا ان بدعتوں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں ۔" (کشتی نوح)

حضرت بانیٔ احمدیت کے اس علمی نظریہ کی تائید و تصدیق آج کے عیسائی مصنفین بھی کر رہے ہیں ۔ چنانچہ مسٹر ہربرٹ نے اپنی کتاب دی یوز آف دی پاسٹ (The Uses of the Past) میں بڑے شد و مد سے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ کلیسا کے عقائد مروجہ دراصل پولوس کے ہیں اور اسی نے ہی حضرت مسیح علیہ السلام کو الوہیت کی حیثیت میں پیش کیا ہے ۔ کیونکہ اناجیل میں حضرت مسیحؑ نے ہرگز ہرگز اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں پیش نہیں کیا ۔ اور نہ ہی آپ کے حواری اس امر کا اعتقاد رکھتے تھے ۔ چنانچہ یہی مصنف اپنی کتاب مذکورہ میں مسیحی مصنف ہوما ڈنٹ کی رائے پولوس کے متعلق یوں تحریر کرتا ہے کہ

" یہ پولوس ہی تھا کہ جس نے اس مذہب کو جو صرف ایک انسان کو گناہ اور موت سے نجات دیتا ہے ایسے مذہب میں تبدیل کر دیا کہ جس سے اب کروڑوں انسان اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ ان کی فطرت صحیحہ ان کو ملامت کرتی ہے اور وہ مذہبی زندگی سے بالکل معرا ہیں ۔"

(صفحہ ۱۷۶)

(۲)

موجودہ عیسائیت نے جس رنگ اور انداز میں خدا کا تصور پیش کیا ہے اور جس تصنع اور تکلف سے تثلیث کا مسئلہ اختراع کیا ہے اس کے خلاف آئے دن عیسائیوں میں نئی تحریکات پیدا ہوتی رہتی ہیں اور موجودہ عقائد کے خلاف نفرت کا جذبہ بڑھ رہا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ مروجہ عقائد ہمارے یسوع مسیح کی بنیادی تعلیم سے کوسوں دور ہیں ۔ چنانچہ امریکہ کے " Time ٹائم " نے نومبر ۱۹۶۶ء میں تحریر کیا ہے ۔

" عیسائیت پر کامل ایمان اور اس کے کامل استرداد کے درمیان وہ ذہنی خلجان حائل ہے جس میں کلیسا آجکل مبتلا ہے وہ خلجان یہ ہے کہ خدا کے پیغام کو عقائد کی شکل میں بیسویں صدی کے انسان کے سامنے کن توجیہات کے ساتھ پیش کیا جائے ۔ مسیحی عقائد کی تاریخ میں جن چیزوں کو دوام حاصل رہا ہے وہ ہے مسلسل تبدیلی ۔ اضافہ (یعنی تحریف) اور مروجہ مذہب میں نئی باتیں ایجاد کرنا ...... عیسائیت جتنی زیادہ فلسطینی ماحول سے دور ہو کر بحیرۂ روم کے علاقہ میں پھیلتی چلی گئی اتنا ہی زیادہ اس نے اپنی بنیادی صداقتوں کو دوسروں تک پہنچانے میں غیر عبرانی زبانوں پر انحصار کرنا شروع کر دیا ۔"

واضح رہے کہ موجودہ عیسائیت کا بانی پولوس ہی ہے نہ کہ مسیح ۔ پولوس نے ہر جگہ اپنی مصلحت کے مطابق کام لیا ہے اور ہوا کے مطابق اپنا رخ تبدیل کرتا ہے چنانچہ کرنتھیوں ۹ $\frac{۹}{۱۹-۲۲}$ میں پولوس کہتا ہے

" میں یہودیوں کیلئے یہودی بنا (باقی صفحہ ۲ پر)

مکرم صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۶۷ء

"سچی باتیں" ایک اور پہلو بھی رکھتی ہیں!

مولانا دریابادی صاحب نے اپنے ہفت روزہ صدق جدید مجریہ ۱۰ر فروری ۱۹۶۷ء کے پہلے صفحہ پر بعنوان "سچی باتیں" (خلائی جہازہ "Space Ships" کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:-

"اب تصویریں ان کی بھی عام ہو گئی ہیں۔ سائینسی رسالوں کے علاوہ عام پرچوں میں بھی آنے لگی ہیں۔ اور ان کتابچوں میں تو متعدد ہیں اور تفصیل کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جو روس اور امریکہ کے سفارت خانے شائع کرتے رہتے ہیں۔ ان میں دیکھئے تو صاف نظر آئے گا کہ یہ سٹرن سے راکٹ ہوتے ہیں چوڑے چکلے نہیں بلکہ بالکل مخروطی شکل کے اور اوپر ان کی نوک نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسے تیر کی ہوتی ہے۔ اور یہ نام کے "جہاز" ہوائی جہازوں کی طرح پکر کھاتے اڑتے اور منڈلاتے نہیں، بندوق کی گولی اور توپ کے گولے کی طرح "گڈ ختے" اور تیر کی طرح کمان سے چھوٹتے ہیں۔ گو ظاہر ہے کہ ان سے کئی گنی تیز رفتاری اور برق رفتی کے ساتھ ہو بہو یہ خلائی حربہ ایک گراں ڈیل عظیم الشان تیر ہوتا ہے جو بے پناہ قوت کے ساتھ زمین والے آسمان پر چلاتے ہیں!

اس ساری صورت واقعہ کو پوری طرح ذہن نشین رکھ کر اور چشم تصور میں اتار کر اب ایک نظر اس حدیث نبوی پر کر لیجئے جو حدیث کے مستند مجموعوں میں ابواب الفتن یا کتاب الفتن و اشراط الساعۃ کے تحت میں درج ملتی ہے۔

...... ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون ... . فیقولوا لقد قتلنا من فی الارض فلنقتل من فی السماء فیرمون الی السماء

...... اسی حال میں اللہ تو م یاجوج کو اٹھا کھڑا کرے گا۔ اور یہ اوپر بلندی سے لپکتے جھپٹتے ہوئے دوڑ پڑیں گے (دنیا میں قتل و غارت کے بعد) یہ کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم ختم کر چکے اب آسمان والوں کو ختم کر لیں پھر آسمان کی طرف اپنا تیر چلا دیں گے۔

(جمع الفوائد میں یہ روایت صحیح مسلم ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ کے حوالہ سے نقل ہوئی ہے)

اور سب باتوں کو چھوڑ دیئے۔ پہلے غور خیال اس پر چاہیئے کہ جدید ترین و بے پناہ حربے پر اطلاق "تیر" کا کس خوبی و صفائی کے ساتھ نگاہ کشفی نے کر دیا ہے!"

— ؛ — ؛ — ؛ —

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس کشفی نظارہ اور معجزانہ بیان کی طرف مدیر صدق جدید نے اپنے اس نوٹ میں اشارہ کیا ہے۔ آپ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ اور اس امر کی واضح دلیل ہے کہ آپ کا تعلق ایک ایسی ہستی کے ساتھ تھا جو عالم الغیب ہے اور اسی نے اپنے حبیب کو قبل از وقوع ایسی باتوں پر اطلاع بخشی جو چودہ سو سال بعد روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں!!

یہ حدیث جو صحاح ستہ کی چار معتبر کتب میں مندرج ہے۔ دراصل نواس ابن سمعان کی بڑی مشہور و معروف لمبی روایت کا ایک دو سطری حصہ ہے جس میں یاجوج ماجوج کے ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان لوگوں کا سیاسی تسلط بڑی تیزی کے ساتھ ساری دنیا پر تند سیلاب کی طرح پھیل جائے گا۔ اور وہ اپنے غیر معمولی غلبہ اور بالا دستی کے سبب وہ پکاریں گے کہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے یعنی ان کو ہرا دیا ہم نے اپنی من مانی کار روائیاں کر لیں اور سب کو زیر نگین کر لیا۔ اپنا اثر ان پر قائم کر چکے اس لئے آؤ اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جو سر سے خون آلود ہو کر واپس آئیں گے۔

مولانا دریابادی صاحب کے مذکورہ بالا نوٹ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یاجوج ماجوج سے مراد "روس اور امریکہ" والے ہیں۔ جو خلائی تسخیر کی غرض سے تیروں کی شکل والے راکٹ داغتے ہیں۔ بلاشبہ بائیبل قرآن کریم اور حدیث نبوی میں ان ہی لوگوں کو یاجوج ماجوج کے نام سے پکارا گیا ہے۔ نہ صرف مولانا دریابادی صاحب بلکہ آج سے ایک عرصہ پہلے علامہ اقبال نے بھی اس حدیث کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

— ؛ — ؛ — ؛ —

پھر اس حدیث میں دجال کے متعلق خاص تفصیل بیان ہوئی ہے۔ دجالی فتنہ کے بسرعت دنیا میں پھیل جانے۔ دینی اعتبار سے دنیاداروں کے لئے ابتلا کا موجب بننے اس کے ہاتھوں محیر العقول باتوں کے ظاہر ہونے کا تذکرہ بھی ہے جسے عوام روحانی بصیرت کی کمی کے سبب دجال کے معجزات قرار دیں گے۔

علاوہ ازیں یہی وہ حدیث ہے جس میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ ان دجالی فتنوں کے عروج کے وقت خدا تعالے کی طرف سے مسیح موعود کا ظہور ہوگا جس کے زمانہ میں ان سب فتنوں کا قلع قمع ہوگا اسلام پھر سے سربلند ہوگا مسیح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں پھر سے ان برکات سماوی کا دور دورہ ہوگا جن سے کچھ عرصہ قبل زمین محروم ہو چکی ہوگی۔

یہ وہ اہم پہلو ہے جسے نواس ابن سمعان کی روایت کا نقطہ مرکزی قرار دیا جانا چاہیئے۔ یاجوج ماجوج کے تیروں کا آسمان کی طرف جانا دجال کا خروج اور اس کی فتنہ پردازیاں یہ سب اضافی باتیں ہیں اور محض علامات کا درجہ رکھتی ہیں جن کے ذریعہ ہر متلاشئ حق اس وقت کے مصلح اور روحانی پیشوا یعنی مسیح موعود کو پہچان لے۔

پس بقول مولانا دریابادی صاحب جب "نگاہ کشفی" نے نہ صرف یہ کہ یاجوج ماجوج کے راکٹوں کو تیروں کی شکل میں دیکھا اور وقت آنے پر ہو بہو سچا ثابت ہوا بلکہ آپ کی نگاہ کشفی نے اسپنے ظل کامل کو بھی دیکھا جسے مسیح ابن مریم کے صفاتی نام سے پکارا۔

— ؛ — ؛ — ؛ —

الغرض نواس ابن سمعان والی لمبی روایت کا ایک حصہ پورا ہو کر تمام محبان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ روایت کے دوسرے اہم حصہ پر بھی غور و فکر کریں کیونکہ جب صورت یہ ہے کہ دجالی فتنے زوروں پر ہیں یاجوج ماجوج دنیا پر اپنا پورا تسلط جما لینے کے بعد آسمان کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں قطعی طور پر ناممکن ہے کہ اسلام کی حمایت کے لئے جس بطل جلیل کی نسبت حدیث نبوی میں خصوصی خبر دی گئی ہے وہ ظاہر نہ ہوا ہو۔ یہ تو بالکل ایسی ہی بات ہے کہ جو ایک بڑی جمعیت بڑے ڈھول ڈھمکے کے ساتھ برات کی شکل میں جا رہی ہو مگر ان میں دولہا ہی کوئی شخص بھی نہ ہو!!

اس لئے ہم بڑے ادب کے ساتھ حضرات علماء کرام اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے رسول اللہ کی حدیث کو پس پشت نہ ڈالیں۔ کیونکہ اس کے صدق پہ حالات زمانہ گواہی دے رہے ہیں۔ اور مسیح ابن مریم کے نام پر آنے والا آچکا۔ اس وقت اسی کے سوا اور کوئی مدعی نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم آپ کے دعوے پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کریں۔

- آپ نے عین وقت پر مبعوث من اللہ ہونے کا دعوے کیا۔
- ہر قدم پر خدا تعالے نے آپ کی نصرت و تائید فرمائی۔
- آپ کے ذریعہ ایک ایسا پر امن روحانی انقلاب آ رہا ہے جس سے کفر کی روحانیت دلوں پر غلبہ حاصل کر رہی ہے!
- آپ کے ذریعہ ایک ایسی فعال جماعت قائم کی گئی جو ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جسے اسلام کی خدمت و اشاعت کی توفیق ملی اور مل رہی ہے جس کے مقابل پر دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ یکسر محروم ہیں۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی نسبت دوسروں کو چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

بقیہ صفحہ اول ۔ پیغمبر بنا تا کہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں انکے لئے میں شریعت کے ماتحت ہوا تا کہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں بے شرع لوگوں کیلئے بے شرع بنا۔ تا کہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ کمزوروں کیلئے کمزور بنا تا کہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کیلئے سب کچھ بنا۔ تا کہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئی کے مطابق ہمیں ایک ایسی قوم بنایا ہے جو اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پانی کی طرح بہاتی ہے

انفاق فی سبیل اللہ میں قدم آگے ہی آگے بڑھانا ہماری روایت بن چکی ہے اسے بہرحال برقرار رکھنا چاہیئے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال قریباً ختم ہو رہا ہے چندوں کی چندوں کی وصولی میں جو کمی ہے وہ وقت کے اندر ضرور پوری ہو جانی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷/ مارچ ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ ۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْـَٔلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ ۔ اِنْ یَّسْـَٔلْکُمُوْھَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ اَضْغَانَکُمْ ۔ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ ؕ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ (محمد ع ۴)

اس کے بعد فرمایا

کھانسی کو تو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

لیکن جو دوائی تجویز کی گئی تھی اور جس کا میں نے استعمال کیا اس کے نتیجہ میں ضعف کافی ہو گیا تھا جو ابھی باقی ہے۔ دوائی تو اب میں نہیں کھا رہا۔ اس کا کورس ختم ہو گیا ہے لیکن اس نے ضعف بہت کر دیا ہے۔ دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ اور طاقت کے ساتھ اپنے سلسلہ کی اور ... بھائیوں کی خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

جنہیں آسمان سے نور ملتا ہے اور عرفان کیا جاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ کہ دنیا اور اس کے اموال اور ... کی آسائشیں باطل ہیں۔ محض کھیل کا سامان ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جن کو کوئی اثبات نہیں چند دن کی فانی لذات کے سوا کچھ بھی نہیں بلکہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو اس مقصد حیات سے پرے ہٹا دینے والی ہیں جس کی خاطر اس کے رب نے اسے پیدا کیا تھا وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اس کے مقابل اگر تم اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایمان لاؤ اور حقیقت کو سمجھنے لگو۔ اور تم سے جو مطالبے کئے جاتے ہیں تم ان کو پورا کرو اور تقویٰ کی باریک راہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈو۔ تو جو بطور قربانی تم سے لیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہوگا بلکہ یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ تمہارے اجر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے (نہ کہ تمہارے کسی استحقاق کے نتیجہ میں) تمہیں عطا کریگا اور یہ اجر جو ہے وہ اس شکل میں ہوگا کہ وہ باقی رہیگا اور جو ثواب تمہیں ملیگا وہ بھی باقی اور دائم رہنے والا ہوگا۔ تمہیں باقیات الصالحات دیئے جائیں گے اور تم اللہ تعالیٰ کی حقیقی نعمتوں اور ابدی حیات کے وارث بن جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

جن چیزوں کا تم سے مطالبہ کیا جاتا ہے

ان میں تمہارے اوقات بھی ہیں ان میں تمہاری عزتیں بھی ہیں۔ ان میں تمہاری لذتیں اور آرام بھی ہیں ان میں تمہاری جانیں بھی ہیں ان میں تمہارا وقار بھی ہے اور ان میں تمہارے اموال بھی ہیں چونکہ اموال کا مطالبہ کیا جاتا ہے اس لئے شیطان فوراً بیچ میں آ کودتا ہے اور انسان کو بہکانے لگتا ہے لیکن وَلَا یَسْـَٔلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وہ مالک حقیقی جو تمہیں بہترین اجر دینے والا ہے وہ رنعوذ باللہ) ایک سائل کے طور پر وہ ایک بھیک منگے اور فقیر کے طور پر تو تمہارے دروازے کے آگے کھڑا نہیں ہوتا۔ انفاق فی سبیل اللہ کے مطالبہ کے وقت تمہارا رب بطور سائل، فقیر اور بھیک منگے کے طور پر تمہارے دروازہ پر نہیں آتا۔ وہ تو ایک غنی اور ایک سخی اور ایک دیالو ہستی کی حیثیت میں تمہارے دروازے پر آتا ہے اور اپنی رحمت کے جوش میں خود چل کر تمہارے پاس آتا ہے وہ اس لئے آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ان بندوں کو اپنے قرب اور اپنی رضا کے لئے پیدا کیا تھا اس لئے اب میں ان کو وہ رستے بھی دکھاؤں گا کہ جن پر چل کر وہ میری رضا کو حاصل کر سکیں اور میرے قرب کو پا سکیں مگر غرض ہے وہ تمہارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ خدا فقیر ہے وہ تمہارے اموال مانگنے آیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے میں سخی ہوں۔ میں غنی ہوں۔ میں دیالو ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ میں تمہیں کچھ دوں۔ میں اس لئے نہیں آیا کہ تم سے تمہارے اموال جس طرح ایک فقیر لیتا ہے اس طرح سے لوں تو

اللہ تعالیٰ جب ہمارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

اور کہتا ہے کہ اپنے مالوں کی قربانیاں میری راہ میں دو تو ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ میں تمہیں واپس لوٹاؤں گا۔ میں تمہیں اضعافًا مضاعفۃ دوں گا۔ تم دنیا کی فانی چیزیں جو میری ہی عطا ہیں میرے قدموں میں لا رکھو۔ ابدی نعمتیں ان کے بدلہ میں تمہیں دی جائیں گی۔ میری رضا تمہیں ملے گی اور میری جنت میں تم داخل ہو گے۔ تمہارا ثواب اور تمہارا اجر اپنی کمیت اور کیفیت میں اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم سے اموال کی شکل میں لیتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جو کچھ وہ ہم سے لیتا ہے وہ ہم اپنے گھر سے تو نہیں لاتے بلکہ وہ بھی تو اسی کی عطا ہے۔ اس نے ہی وہ اپنے فضل سے ہمیں دیا ہوتا ہے اور وہی اپنے فضل سے ہمیں ان کا مالک اور وارث بناتا ہے اور پھر ہمیں کہتا ہے کہ جو میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا مجھے واپس دو کیونکہ جو میں نے اس دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ فانی ہے اور فنا ہونے والا ہے اس کے ایک حصہ کا میں مطالبہ کرتا ہوں اور رکھتا ہوں تاکہ یہ مجھے لوٹا دو تا وہ ذریعہ بن جائے ان ابدی اور غیر فانی نعمتوں کا جو تمہیں اخروی زندگی میں ملنے والی ہیں

اِنْ یَّسْـَٔلْکُمُوْھَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وہ ایک گداگر اور بھیک منگے کی حیثیت سے تمہارا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا۔ وہ اس فقیر کی طرح مانگنے والا نہیں جس کے متعلق تم حق رکھتے ہو کہ اسے کہہ دیا جائے ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے بلکہ وہ تو آقا ہوتے ہوئے بھی، وہ تو غنی ہوتے ہوئے بھی اپنی رحمت کے جوش میں تمہارے ہی فائدہ کے لئے ... تمہارے دروازہ پر آتا ہے۔ اور

ایک سچا اور رستا سودا

تم ... کرنا چاہتا ہے وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ ... اور باقی رہنے والی زندگی ...

سکے اور معنوی پتھر دے دو اور کھرے سکے اور اصل لعل و جواہر لے لو۔ وہ تو کہتا ہے بخل چھوڑو۔ ہاں بخل چھوڑو کہ وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ۔ اس کے مختلف معانی تفاسیر میں کئے گئے ہیں ایک معنی تو اس کے یہ ہیں کہ یہاں یہ فرمایا کہ اگر بخل کا طریق تم اس الٰہی سلسلہ میں اختیار کرو گے تو اس سے تمہارے کچھ اور گند بھی ظاہر ہوں گے کیونکہ تمہارا بخل سے کام لینا بتا رہا ہوگا کہ تمہارے دل میں مخلصین کے لئے کینہ موجود ہے اور تم خدا اور اس کے رسول اور اس پر ایمان لانے والوں کے ساتھ دشمنی کے جذبات رکھتے ہو تم مال اس لئے نہیں دیتے کہ تمہارے بعض بھائیوں کی ضرورتیں پوری ہوں گی یا اللہ تعالیٰ کے دین کی یہ ضرورت پوری ہو گی کہ تمہارے وہ بھائی جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رہے ہیں وہ جہاد کے میدان میں نکلیں گے اور ان مالوں کو وہ خرچ کریں گے۔ یہ محض بخل ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کینہ، اس کے پیچھے خدا اور اس کے رسول اور مخلصین سلسلہ کے ساتھ مخلصین احمدیت کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے تو یہ بخل جو ہے یہ ظاہر کرے گا تمہارے اس کینے کو۔ اور تمہاری جو قلبی بیماریاں ہیں ان کے ظاہر کرنے کا یہ ذریعہ بن جائے گا۔

دوسرے

اس کے یہ معنی بھی ہیں

کہ در اصل اللہ تعالیٰ تین زمانہ کے لوگوں کو مخاطب کر رہا ہے ان آیات میں تو یہاں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں تربیت کی کمی کی وجہ سے اور ایمان کی کمزوری کے نتیجہ میں بخل پایا جاتا ہے وہ بخل اُن کا دُور ہو جائے گا اور اخلاص میں وہ ترقی کریں گے اور ایثار میں وہ اور بھی آگے بڑھ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے ہاتھ پر ہاتھ دے کر بیعت کرنے والے ہو یا اس زمانہ میں رہنے والے ہو یعنی پہلی تین صدیاں جس کے متعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے یہ بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں میرے متبعین میں بڑے مخلص لوگ پیدا ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کی راہیں ان پر کھولی جائیں گی اور اسلام کی روشنی کو وہ دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں گے۔ تو یہاں ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

تمہاری تربیت کا سامان

پیدا کر دیا ہے۔ تمہارے دل کے اندر جو انقباض ہیں اور مختلف قسم کی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا کرے گا اور تمہارے دل کی ان بیماریوں کو وہ دور کر دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ سنو اور ہوشیار رہو۔ تم وہ لوگ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جاتا ہے کہ تم ان راہوں میں خرچ کرو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جاتی ہیں تم فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ تم کو اس کی طرف بلایا جاتا ہے کہ تم فانی چیزوں کو دیکھو ابدی مرد کے وارث ہو۔ تم کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اپنے اموال کا ایک حصہ کاٹ کر اشاعت قرآن کے لئے۔ اشاعت اسلام کے لئے۔ استحکام اسلام کے لئے اور تعلیم اسلام کو فروغ دینے کے لئے الٰہی سلسلہ کے خزانہ میں آ کر جمع کرو مگر فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں لیکن جب دنیا کے کھیل کود کا معاملہ ہو اور ایسے اخراجات ہوں جن کے نتیجہ میں انسان لازماً خدا تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے تو اس وقت بخل کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ بڑی دلیری سے خرچ کرتے ہیں۔ دنیا کی رسوم ہیں، رواج ہیں، بیاہ شادی کے اور بیہودہ لغویات کی جاتی ہیں اور ان لغویات پر وہ خرچ کیا جاتا ہے کہ

آدمی حیران ہو جاتا ہے

کہ ان آدمیوں کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی بساط اور استطاعت سے آگے نکلتے ہوئے یہ خرچ کر رہے ہیں۔ اپنے لئے بھی دنیا میں ایک مصیبت پیدا کر رہے ہیں لیکن جب یہ کہا جاتا ہے کہ آؤ غلبۂ اسلام کے لئے مالی قربانیاں دیں تو کہتے ہیں کہ بڑی مجبوری ہے بڑی ذمہ داریاں ہیں بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ رشتہ داروں کو پال رہے ہیں اس میں ہمیں رعایت ملنی چاہیے لیکن بچوں کی پڑھائی اور رشتہ داروں کا خیال بدرسوم کی ادائیگی کے وقت ان کے دماغوں میں نہیں آتا تو جب دنیا کے لئے وہ خرچ کرتے ہیں۔ دنیا کے کھیل کود اور دنیا کے لہو کے لئے تو بے دریغ خرچ کر جاتے ہیں۔ اور اموال کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ۔ تم آزاد ہو۔ تم پر کوئی جبر مذہب نے عائد نہیں کیا اس لئے جو چاہو کرو لیکن یہ یاد رکھو کہ مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ کہ

یہ ایک حقیقت ہے

کہ جو شخص بھی انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لیتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ کیونکہ انفاق کا فائدہ اُسے ہی ملنا تھا۔ اس کا ثواب اگر زید خرچ کرنے والا ہے تو بکر کو نہیں ملتا۔ اگر زید بخل کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں جو محرومیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں وہ محرومیاں بکر کو حاصل نہیں ہوتیں تو اس بخل کا نتیجہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ثواب سے محروم کرتا ہے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ کسی اور کو نہ فائدہ تھا انفاق سے۔ نہ ہی اس بخل کے نتیجہ میں کسی کو نقصان پہنچے گا۔ خود اپنے نفس کو ہی ایسا شخص نقصان پہنچانے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے وہ اس دن سے غنی ہے جب اس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے اس کو پیدا کیا۔ سورج کی پیدائش سے اس کو کوئی ذاتی نفع نہیں تھا۔ یا اگر وہ اُسے پیدا نہ کرتا تو اُسے ذاتی نقصان نہیں تھا وہ ہمیشہ سے غنی ہے لیکن ہمیشہ سے وہ سخی بھی ہے۔ وہ بڑا دیالو بھی ہے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا بھی ہے وہ بڑا خیال رکھنے والا بھی ہے۔

وہ بڑا پیار کرنے والا بھی ہے

جو مخلوق لاکھ سال کے بعد یا دس لاکھ سال کے بعد یا کروڑ سال کے بعد پیدا ہوتی تھی اس کا اس نے کروڑ سال پہلے یا دس لاکھ سال پہلے یا لاکھ سال پہلے سے خیال رکھا باوجود غنی ہونے کے۔ تو جہاں اس کی صفت غنا ازلی ہے وہاں اس کی رحمت بھی ہر وقت جوش میں رہتی ہے تو تمہیں کس نے کہا کہ وہ فقیر بن کر تمہارے دروازہ پر آیا ہے اور اس نے تمہارا دروازہ کھٹکھٹایا۔ فقیر تو تم ہو۔ تم اپنی پیدائش سے پہلے بھی فقیر تھے کہ اگر تمہاری ضرورت کو اس وقت پورا نہ کیا جاتا اور آج سورج کی روشنی تمہارے اوپر نہ چمکتی تو تم بہت ساری چیزوں سے محروم رہ جاتے۔ مثلاً آنکھ کی بینائی سے تم محروم رہ جاتے۔ تم اپنی پیدائش سے بھی پہلے فقیر تھے اور تمہارا رب تو ہمیشہ سے، ازل سے غنی ہے اور ابد تک غنی رہے گا۔ لیکن کسی زمانہ کو بھی کبھی نہ بھولنا کہ فقر تمہاری احتیاج اپنے رب کی طرف تمہیں لاحق رہتی ہے تو جب تمہارا غنی۔ جب تمہارا سخی۔ جب تمہارا دیالو۔ جب تمہارا محسن یا رب تمہارے دروازہ پر آ کر تمہارے سے سوال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں

تمہارا ہی فائدہ اُسے مدنظر ہوتا ہے

اس کا اپنا کوئی فائدہ اس کے اندر نہیں ہوتا اور اگر تم اس آواز پر لبیک نہ کہو اور اور قربانیوں کو دینے کے لئے اور ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس میں تمہارا اپنا نقصان ہے اور کسی کا نقصان نہیں ہے اور

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

یاد رکھو اگر تم ایمان اور تقوےٰ اختیار کرنے سے اعراض کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حمایت تو ضرور کرنی ہے گا اور اسلام کی حمایت میں اس دنیا میں جو اسباب کی دنیا ہے بہرحال غلبہ اسلام کے سامان وہ پیدا کرے گا۔ اگر تم بخل سے کام لو گے تو وہ ایسی قوم پیدا کر دے گا جن کے دلوں میں بخل نہیں ہوگا خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کے لئے اپنے مالوں کی قربانیاں کچھ اس طرح دیں گے کہ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے۔

اسلام کی حفاظت کا تو اس نے ذمہ لیا ہے وہ حفاظت تو اسلام کو ملتی رہے گی۔ تم نے اس مہم میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ اگر

اللہ کی آواز پر لبیک کہو گے

تو اس کی رضا تمہیں مل جائے گی اور وہ نعمتیں تمہیں میسر آئیں گی کہ آج اس دنیا میں تمہارے تخیل میں بھی وہ نہیں آ سکتیں۔ تمہارا ذہن بھی ان اشیاء تک نہیں پہنچ سکتا جن سے تمہاری جھولیاں اُخروی زندگی میں بھری جائیں گی۔ تمہیں روحانی سیری نصیب ہوگی۔ تمہارے دل میں جو خواہش پیدا ہوگی وہ نیک ہوگی اور وہ پوری کر دی جائے گی تمہیں اپنے رب سے کبھی غلط قسم کا گلہ پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم اعراض کر جاؤ پیٹھ پھیر جاؤ تو ایک اور قوم اللہ تعالیٰ پیدا کر دے گا۔ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ۔ اس حصہ آیت میں ایک

پیشگوئی ہوئی ہے وہ بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس آیت میں

تین زمانے

مخاطب ہیں پہلی تین صدیاں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عام طور پر اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی جو دین کے معاملہ میں بخیل نہیں ہوں گے۔ دوسرے بیچ کا زمانہ وہ ہزار سال کہ جن میں بخل کرنے والے بھی ہوں گے سخاوت کرنے والے بھی موجود ہوں گے لیکن اکثریت جو ہے وہ اس اعلائے اسلام کو کھو چکی ہوگی اور ایک تنزل کے دور میں سے اسلام گذر رہا ہوگا تیسرے اس میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی پیشگوئی

ہے۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہزار سالہ دور تنزل کے آخر پر جب مسلمانوں کی اکثریت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اعراض کرنے والی ہوگی تتولوا ان پر صادق آ رہا ہوگا ایک قوم اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا جو ان جیسی نہیں ہوگی یعنی یہ تو انفاق سے گریز کرنے والے ہوں گے اور وہ (جماعت احمدیہ) انفاق کرنے میں ایسی بشاشت سے [illegible] والے ہوں گے کہ ہم نے اپنے رب کے [illegible] کچھ بھی پیش نہیں کیا۔ بالکل تضاد ہوگا۔ دو قوموں کے کیریکٹر میں اور سلوک میں بُعد بہت ہیں۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض صحابہ رض نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم میں جس قوم کا ذکر ہے یہ کونسی قوم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اس وقت سلمان فارسی کھڑے تھے آپ نے فرمایا [illegible] اور اس کی قوم اور پھر آگے وہ حدیث آتی ہے کہ اگر ثریا پر بھی ایمان چلا گیا ہوگا تو ان میں سے [illegible] وہاں سے بھی ایمان کو لاکر قرآن کریم کے معانی اور اس کے معارف کو زمین پر قائم کرے گا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق بڑی وضاحت سے بتایا کہ جس قوم کا اس آیت میں ذکر ہے وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم وہ جماعت احمدیہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی

کہ اسلام پر انتہائی تنزل کا زمانہ آئے گا اور مسلمان کہلانے والے دین کی راہ میں خرچ کرنے سے اعراض کرنے لگ جائیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت اور اس وقت سے اب تک جو زمانہ گذرا ہے۔ اس میں آپ تمام مسلمانوں کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں خواہ وہ پاکستان اور ہندوستان کے رہنے والے ہوں خواہ وہ دوسرے ملکوں کے رہنے والے ہوں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اُمت مسلمہ کی انفاق فی سبیل اللہ کے لحاظ سے بالکل وہی حالت تھی جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے کہ وہ انفاق [illegible]

فی سبیل اللہ سے اعراض کرنے والے ہوں گے الا ما شاء اللہ اس میں شک نہیں کہ بعض بڑے نیک آدمی بھی تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل لیکن بڑی بھاری اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو سوائے انفاق فی سبیل اللہ کے نام سے [illegible] دین کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنے میں انہیں موت نظر آتی تھی دوسرے یہ پیشگوئی فرمائی کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرما کر وہ ایک ایسی قوم پیدا کرے گا جو اس کی راہ میں اپنے اموال پانی کی طرح بہا رہی ہوگی۔

شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو انفاق فی سبیل اللہ کی عادت ڈالنی پڑی تو آنہ آنہ دو دو آنہ سے کہہ کر عادت ڈالی۔ پھر بعد میں وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ لیکن وہ ان لوگوں میں سے کسی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ [illegible] جن کے لئے خدا کی راہ میں ایک آنہ خرچ کرنا بھی دوبھر تھا پھر جب انہوں نے ایک آنہ پھر دو آنہ پھر چار آنہ پھر آٹھ آنہ پھر روپیہ پھر سب کچھ دے دیا اور آخر وہ انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ سے مست رہنے لگے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قوم بنا دی یستبدل قوما غیرکم کہ جو انفاق فی سبیل اللہ بشاشت سے کرنے والے جانے گئے۔

جس قوم نے اپنی یہ روایت بنائی ہے

کہ انفاق فی سبیل اللہ کی راہ میں ان کا ہر سال پہلے سے آگے ہوگا اور ان کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا کبھی ایک جگہ کھڑا نہیں رہے گا پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ وہ قوم ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ثم لا یکونوا امثالکم پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے جن کا تتولوا میں ذکر ہے بلکہ یہ ایک کنٹراسٹ (Contrast) ہوگا ایک نمایاں چیز ان کے اندر ایسی پائی جائے گی جو ان کو تم سے علیحدہ کر دے گی

ایک غریب چھوٹی سی جماعت ہے ہماری جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے اور غیر بھی جانتے ہیں پھر یہ توفیق ایک غریب جماعت کو کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ وہ اسلام کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں اور پھر وہ کون سی ہستی ہے جس نے ان کے اموال میں اتنی برکت ڈالی کہ اگر آج ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنے والی جماعت ہے تو یہی غریب اور چھوٹی سی جماعت ہے اللہ تعالیٰ اپنی برکت ڈالتا ہے اس جماعت کی مالی قربانیوں میں کہ ہماری غلطیاں بھی اسے ڈھانپ لیتی ہیں تاہم [illegible] لیکن وہ

ہمارے اموال میں برکت پر برکت ڈالتا چلا جاتا ہے

آپ ایک دھیلا دیتے ہیں اور ایک پونڈ اس کا نتیجہ نکل آتا ہے جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بھی بتایا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کا اجراء کیا تو پہلے سال تقریباً ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا تھا اور دس سال کے بعد جو اتحاد اور نتیجہ پیدا ہوا اس کا دنیا ہیں۔ وہ یہ تھا کہ دس سالہ اس حقیر کوشش کے نتیجہ میں وہ زمانہ آیا کہ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۶ء تک تقریباً ۲۲ سال میں تقریباً تین کروڑ روپیہ غیر ملکوں کی آمد تحریک جدید کو ہوئی یعنی یہ قوم غیر ملکوں میں بھی پیدا ہونی شروع ہو گئی (یستبدل قوما غیرکم) تو صرف مرکز میں ہی ایسی قوم پیدا نہیں ہوئی بلکہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم کا ایک نمونہ بنی نوع انسان کو دکھایا کہ دیکھو تم نے بخل سے کام لیا نہیں کیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بشاشت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو قربان کیا۔ دیکھو یہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے کیا وہ ایک بدلی ہوئی قوم نہیں ہے کیا یہ وہ قوم نہیں ہے جن کے ایمان کو دیکھ کر جن کے اعمال کے نتائج کو دیکھ کر انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ قوم ہے۔ اس کی پیدا کردہ جماعت ہے یہ وہ جماعت ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے یستبدل قوما غیرکم کہ وہ تم جیسے نہیں ہوں گے وہ تم میں ہوں گے

لیکن وہ اپنے ایثار میں تم سے علیحدہ ہوں گے وہ اسلام کی ہی ایک جماعت ہوگی لیکن جہاں تک ان کی قربانیوں کا تعلق ہوگا۔ جہاں تک ان قربانیوں کے پھل اور ثمرہ کا تعلق ہوگا جو آسمانی حکم کے نتیجہ میں پیدا ہوگا تم میں اور ان میں کوئی مماثلت نہیں ہوگی تو اس قوم کو جس نے اپنے لئے یہ روایت قائم کر لی ہے کہ ان کا قدم ہر میدان قربانی میں اور انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس قوم کے عزیز بہنوں اور بھائیوں کو

میں بطور یاد دہانی یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ سال رواں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کا قریباً ختم ہو رہا ہے۔ اور اس سال میں سے مہینے تو ایک مہینہ اور تیرہ چودہ دن باقی رہ گئے ہیں لیکن چندوں سے لوگ ماہ بماہ مہینے ہر ماہ کی آمد وصول ہونے پر انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ اس نئے سال گزرنے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں لیکن جہاں تک وصولی کا سوال ہے وہ اس نسبت سے کم ہے یعنی سارے سال کا بجٹ اگر بارہ مہینوں پر پھیلا جائے دو مہینہ کی جو رقم باقی رہ جانی چاہیئے تھی اس سے زیادہ رقم باقی رہ گئی ہے یہ تو مجھے پتہ ہے کہ خدا کے فضل سے محض خدا کے فضل سے [illegible] کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو ضرور نبھائیں گے اور آپ کا قدم سال گذشتہ سے پیچھے نہیں رہے گا لیکن میں نے یہ سوچا کہ میں اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھوں کہ وہ مجھے اس یاد دہانی کا ثواب عطا کرے گا

جو گوشوارہ میرے سامنے پیش کیا گیا ہے

اس کی رو سے جو تدریجی بجٹ اور تدریجی آمد ہے اس میں دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کا فرق ہے اور جو کل بجٹ ہے اس میں غالباً پانچ لاکھ کی کمی ہے لیکن اگلے دو مہینہ میں معمول کے مطابق آمدنی ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مثلاً دوسرے تیسرے مہینے میں انہیں کوئی ضرورت پیش نہیں آتی تو وہ سمجھنے لگتے ہیں اب ہم اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں اور سال کے اندر اندر ہم بہرحال خدا کی ضرورت کو پورا کرنے لگے ہیں وعدے سے ہم نے دینے ہیں وہ پورا کر دیں گے۔ تو آخری مہینہ میں آمد جو ہے وہ ہر مہینہ کی نسبت سے کچھ بڑھ جاتی ہے۔ اور فی الحال میری طبیعت پر یہ چیز بھی گراں گزرتی ہے کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گذشتہ سالوں میں بعض دفعہ اپنی ہی بعض دوسری

ریز رو مدوں میں سے رقم لینا پڑے یا تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے لئے تو کوئی تکلیف نہیں لیکن غیرت مجھے ضرور آتی ہے کہ وہ قوم جن کا اللہ تعالیٰ نے اس شان کے ساتھ اپنے کلام مجید میں ذکر کیا ہے وہ اگر اپنے چندے شرح کے ساتھ ماہ بماہ دینا شروع کردیں تو کسی ماہ بھی کسی مد سے ہمیں مانگنا نہ پڑے الا ما شاء اللہ

بہرحال

اب تھوڑا وقت رہ گیا ہے

اور ذمہ داری بڑی ہے خصوصاً اس قوم کے لئے کہ جو یہ دیکھ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں کس قدر برکت ڈالتا ہے اور کیسے اعلیٰ اور شاندار نتائج اس کے نکالتا ہے اور جہاں تک ذاتی طور پر ہمارا تعلق ہے اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کسی کا قرض اپنے سر پر نہیں رکھتا۔ بہت سے خاندانوں کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اٹھنی یا بارہ آنے یا روپیہ ماہوار چندہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو اس دنیا میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر واپس کیا ان میں سے ایسے خاندان بھی ہیں جن کی ماہوار آمد بیس پچیس یا تیس ہزار روپیہ ماہوار ہے پس اللہ تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ اصل نعمت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملنی ہے لیکن اس دنیا میں بھی وہ اپنے فدائی آپنے جان نثار اپنی راہ میں خرچ کرنے والے جو اسے غنی اور خود کو فقیر سمجھتے ہیں اور ہر دم اپنے دل میں اس کی احتیاج پاتے ہیں ان کو بابس نہیں کرتا بلکہ اتنا دیتا ہے کہ لینے والا حیران ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرتا رہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو اس رنگ میں نبھاتے رہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہم سے خوش ہو جائے۔ اور اس کی رضا کو ہم حاصل کر لیں۔ اللّٰھم آمین۔

درخواست دعا

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عبدالمجید نیازی کو مورخہ ۲۶/۲۵ مارچ کی درمیانی شب دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین۔

خاکسار۔ عبدالرحیم دیانت درویش
قادیان

جماعت احمدیہ سکندر آباد کا ایک تربیتی اجلاس

از مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ سکندر آباد کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ر مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر ایک مخصوص اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے انعقاد کی بڑی غرض سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کو مؤثر رنگ میں عملی جامہ پہنانا تھا کہ جماعت احمدیہ میں کوئی ایسا فرد نہ رہ جائے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ اور جسے ناظرہ پڑھنا آتا ہے وہ کوشش کرے کہ ترجمہ سیکھے

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے عرصہ سے الہ دین بلڈنگ میں ہفتہ میں ایک روز مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ باقاعدہ درس القرآن دے رہے ہیں۔ مگر اس سے ایک محدود سے چند احباب ہی مستفید ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ کو زیادہ وسیع بنانے نیز احباب جماعت کو جماعتی کاموں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ اقدام کیا گیا۔

مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال نے تقریر کی۔ آپ نے انسان اور دیگر حیوانات کا امتیازی فرق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو عقل سلیم کے زیور سے مزین فرمایا ہے۔ جس کی بدولت وہ اپنے حقیقی خالق و مالک کو پہچان سکتا ہے اور نیز وہ اپنی زندگی کے نصب العین کو جو وصال الٰہی اور رضوان الٰہی ہے حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن وہ انسان جو یہ سمجھتا ہو کہ اس دنیا میں اس کے آنے کا مقصد صرف چند دن کھا پی کر زندگی گذارنا ہی ہے تو اس میں اور دیگر حیوانوں میں کوئی فرق نہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں احمدیوں کی ذمہ داری کی طرف پرزور الفاظ میں توجہ دلاتے ہوئے خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے اور اسی طرح اپنی زندگی کا نصب العین حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی تلقین فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مقامی کی ہوئی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس زریں ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے ما ھلک امرء عرف قدرہ یعنی جو اپنی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اتنا فضل و احسان ہے کہ ہمیں اس عظیم الشان مامور من اللہ اور امام وقت کی شناخت کی توفیق عطا فرمائی۔ جس کے متعلق سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اپنی امت کو یہ تاکید فرمائی تھی۔ کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت ہو جائے تو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے جا کر اس سے وابستہ ہو جاؤ اور میرا سلام اس تک پہنچاؤ۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہم کو اس مبارک زمانہ میں پیدا کیا ورنہ لاکھوں بزرگ اور علماء اور امراء اس بات کی حسرت لے کر مر گئے کہ کسی طرح ان کو مسیح موعود کا زمانہ ملے۔ پس خدا تعالیٰ کے اس عظیم احسان کے باوجود اگر ہم اپنے اس مقام کو نہ پہچانیں اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ نہ دیں تو کس قدر افسوس کا مقام ہوگا کہ ہمیں ایک نعمت ملی مگر ہم نے اس کی قدر نہ کی۔

مکرم مولوی صاحب موصوف نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں کئی مقامات میں ہمیں اس بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ تم صرف دنیوی امور میں ہی منہمک ہو کر آخرت کو مت بھول جاؤ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا انما اموالکم و اولادکم فتنۃ کہ تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش کا باعث ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے دونوں آیات میں نہایت اچھے رنگ میں تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ دنیا چونکہ فانی ہے اس کی طرف زیادہ توجہ دینا بے سود ہے جیسا کہ کسی نے کیا خوب کہا ہے سہ

جائیں گے جب یہاں سے کوئی نہ ساتھ ہوگا
دو گز کفن کا ٹکڑا تیرا لباس ہوگا

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

ہم جب اس دار فانی سے کوچ کر جائیں گے تو صرف اپنے نیک یا بد اعمال ہی ساتھ جائیں گے اور اس کے مطابق ہم سے معاملہ کیا جائے گا۔ مقرر نے اس تقریر کے آخر میں شرائط بیعت کی پابندی کرنے اور اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین کی تحریکات پر لبیک کہنے اور ان پر مؤثر قدم اٹھانے کی طرف پرزور الفاظ میں تحریک فرمائی۔

سرور انگیز تقاریر کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد اور مکرم یوسف احمد الہ دین سیکرٹری مال نے مختصر تقاریر فرمائیں جس میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھنے کی تحریک پر عملی جامہ پہنانے کے لئے بعض پروگرام احباب کے سامنے پیش کئے۔

آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین کے ایک خطبہ کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار علی محمد الہ دین
سیکرٹری تعلیم و تربیت

نماز جنازہ غائب

قادیان ۳۱ر مارچ۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے آج بعد نماز جمعہ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب ان کے متعلقین کی درخواست پر آج بعد نماز جمعہ پڑھائی۔

۱۔ محترمہ شوکت سلطانہ صاحبہ بڑی بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ

۲۔ احمد علی صاحب انبیٹہ

۳۔ ملک عبدالرحیم صاحب مرحوم اوورسیر کی اہلیہ مریم بی بی صاحبہ

۴، ۵۔ قاضی امام الدین صاحب عباسی و محمد امین صاحب عباسی

۶۔ محمد عمر خان صاحب احمدی سکنہ ہاشمی اندر پہاڑ کوہ سلیمان ڈیرہ غازیخان۔

۷۔ مکرم محمد یعقوب صاحب حیدر آبادی خسر سید شہامت علی صاحب قادیان

اللہ تعالیٰ سب مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دے اور سب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

جموں کی مسجد احمدیہ پیر مٹھا اور اہل پیغام

از مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں

اخبار پیغام صلح مجریہ ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء کے صفحہ ۱۱ پر ایک اعلان شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "اعلان حق۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام صوبہ جموں ایک معروف اور زندہ جاوید تنظیم ہے"۔ یہ اعلان بھی اسی طرح کا فرضی اعلان ہے جیسا کہ اخبار پیغام صلح مجریہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۱۱ پر ایک اعلان بعنوان "جموں کے قدیم مہاجرین سے ایک درخواست" شائع ہوا تھا جس کا مفصل اور مدلل جواب مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب خانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ وشیندرہ نے اخبار بدر مجریہ ۵ جنوری ۱۹۶۷ء کے صفحہ ۷ پر دیا تھا جس کا عنوان ہے

"غیر مبائعین کے ایک فرضی ریزولیشن پر اجمالی تبصرہ اور اس کا پس منظر"

زیر نظر اول الذکر اعلان کے آخر میں مندرجہ ذیل اشخاص کے نام درج ہیں:-

مولوی عطا محمد پیر مٹھا۔ سردار گوربچن سنگھ ٹھاکر کھیل سنگھ بھگت ہری پرشاد غلام محمد شاد۔ اور مسیح پال۔ ان افراد کی طرف منسوب کر کے اعلان کیا گیا ہے کہ محلہ پیر مٹھا جموں میں جو مسجد احمدیہ اور دیگر دوکانات ملحقہ عمارات ہیں یہ سب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام جموں کی تعمیر کردہ ہیں۔ دوسری جماعت احمدیہ قادیانی جماعت کا اس مسجد یا دیگر عمارات کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں اور محلہ پیر مٹھا کی مسجد احمدیہ اس جماعت کی ہے جس کو لاہوری احمدی کہتے ہیں۔ جس کے پرانے صدر ماسٹر یعقوب علی صاحب مرحوم تھے۔ اور اب چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مہاجرین جموں مجھے اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں جموں شہر کا رہنے والا ہوں۔ اور چپہ چپہ کا واقف ہوں پیر مٹھا میں کوئی مولوی مسمی عطا محمد صاحب جموں رہائش پذیر نہیں ہیں یہی حال دوسرے اشخاص کا ہے۔ جن کی سکونت محلہ یا بازار درج نہیں اور نہ ہی یہ معروف آدمی ہیں پس جس شخص نے یہ فرضی اعلان شائع کرایا ہے اس پر اخلاقی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ نام کے ساتھ پیشہ اور سکونت محلہ یا بازار درج کرے تاکہ اس اعلان کی بھی قلعی کھول کر رکھ دی جاوے

بات دراصل یہ ہے کہ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب سابق انبارار ان تحصیل اکھنور تمام نہاد صدر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام جموں نے ریٹائرمنٹ کے بعد وفتر اوقاف اسلامیہ جموں میں کچھ عرصہ کے لئے ملازمت کی اور مسجد اہلحدیث واقع محلہ جنڈ کا تیاں جموں کے دو کمروں میں مع اہل و عیال رہائش اختیار کر لی۔ مگر محکمہ اوقاف کو چھوڑ کر وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ Re Employment میں بسلسلہ ایجوکیشن انسپکٹر ہو گئے تو محکمہ اوقاف اسلامیہ جموں نے ان سے دونوں کمرے خالی کرا لئے۔ چوہدری صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ہاتھ پاؤں مارے کہ کسی طرح وہ مع فیملی مسجد احمدیہ پیر مٹھا بازار جموں میں رہائش اختیار کر سکیں لیکن ان کو اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ان کو ایک مکان محلہ جولاکہ کرایہ پر لینا پڑا۔ چوہدری صاحب آجکل ڈوڈہ میں تعینات ہیں۔

چونکہ بھدرواہ کے چند غیر مبائعین ذاتی کام کاج کے سلسلہ میں کبھی کبھی جموں آتے ہیں اور ان کو ہوٹل یا اپنے رشتہ داروں کے ہاں قیام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ مسجد احمدیہ پیر مٹھا کے حصول کے لئے جدو جہد کر رہے ہیں تاکہ وہ وہاں قیام کر سکیں۔ جہاں تک نمازوں کے پڑھنے کا سوال ہے چوہدری صاحب وغیرہ تو جامع مسجد تالاب کھٹیکاں جموں میں غیر احمدی امام کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے ان کو نمازوں کے لئے اس مسجد کی چنداں ضرورت نہیں۔ جو غیر مبائعین یہاں سے ہجرت کر گئے ہیں ان کو معلوم ہی ہے کہ مسجد احمدیہ زیر بحث اور ملحقہ دوکانیں خلافت اولیٰ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ قادیان کے نام پر تعمیر ہوئی تھیں۔ اور اس وقت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام جموں معرض وجود میں ہی نہیں آئی تھی۔ جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ثانی چنا گیا تو غیر مبائعین نے قادیان سے اپنا تعلق توڑ کر الگ ہو گئے۔ اور لاہور میں اپنی علیحدہ انجمن بنالی۔ اس کے باوجود ہم نے ان کو اجازت دی کہ وہ اس مسجد میں نمازیں بھی ادا کریں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جموں کا رہنے والا کوئی غیر مبائع یہاں پر موجود نہیں ہے یہ سب کے سب یا تو یہاں سے ہجرت کر گئے ہیں یا پھر جماعت مبائعین میں شامل ہو گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ماسٹر یعقوب علی صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام جموں کے صدر تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مرحوم ماسٹر صاحب موجودہ نام نہاد صدر چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب کی طرح غیر احمدی مکفر اور مکذب کی اقتداء میں نمازیں نہیں ادا کرتے تھے۔ اور نیز مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مداح تھے اور حضور کی خدمت میں قادیان حاضر ہو کر ملاقاتیں بھی کیا کرتے تھے۔

غیر مبائعین کی تنظیم

غیر مبائعین کی فرضی تنظیم کے بارہ میں محترم خانی صاحب نے اپنے مضمون "غیر مبائعین کے ایک فرضی ریزولیشن پر اجمالی تبصرہ اور اس کا پس منظر" میں کافی روشنی ڈالی ہے۔ اب میں اس سلسلہ میں چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام صوبہ جموں اور ماسٹر عبد الکریم صاحب نمائندہ خصوصی اور شیخ غلام مرتضیٰ صاحب جنرل سیکرٹری کے متعلق بعض حقائق بتانا چاہتا ہوں

چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب امیر صوبائی

چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب جامع مسجد تالاب کھٹیکاں جموں میں غیر احمدی امام کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ جب آپ اس مسجد سے نماز ادا کر کے باہر آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے جس کی رو سے احمدی احباب کی نمازیں غیر احمدی امام کی اقتداء میں ہو سکتی ہیں؟ اس کے جواب میں چوہدری صاحب نے کہا کہ ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان کہتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ اگر کلمہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کاذب اور کافر کہیں تو پھر؟ چوہدری صاحب سے تو اس کا کوئی جواب نہ بن سکا مگر یہی رٹ لگاتے رہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے۔

اس قسم کے خیالات کا اظہار چوہدری صاحب نے محترم خانی صاحب صدر جماعت احمدیہ پونچھ وشیندرہ کے استفسار پر مختلف اوقات میں کیا۔ جس کا مفصل ذکر اخبار بدر ۲۴ نومبر ۱۹۶۶ء میں آ چکا ہے۔ بطور اشارہ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں (۱) چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب نے کہا:-

"میں مولوی محمد علی صاحب کا نہ تو پیرو ہوں اور نہ ہی میں ان کو مجدد مانتا ہوں اور نہ ہی لاہوری جماعت کسی کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتی ہے" (اخبار بدر مجریہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۶ء، صفحہ ۹)

(۲) محترم ڈاکٹر فضل رحمان صاحب نے چوہدری صاحب کو مکرم فضل الٰہی صاحب پال مرحوم۔ مکرم حکیم محمد سعید صاحب اور خاکسار (بابو محمد یوسف) وغیرہ کے سامنے یوں مخاطب کیا:-

"یا تو آپ کھلم کھلا ہمارے ساتھ مل جائیں ورنہ احمدی کہلاتے ہوئے آپ کو ہمارے مولویوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا کوئی ثواب نہیں بلکہ آپ اپنی نمازیں بھی ضائع کرتے ہیں یہ عجیب منافقت ہے کہ ہم تو مرزا صاحب کو نہ مسلمان سمجھتے ہیں اور نہ ہی مرزا صاحب کا نام لینا اپنی مساجد میں پسند کرتے ہیں۔ اور آپ مرزا صاحب کو مجدد مان کر بھی ہمارے پیچھے نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ آپ کی وہی مثال ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے"

(اخبار بدر مجریہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۶ء)

(۳) "میں نے احمدیت کی باقاعدہ بیعت تو کوئی نہیں کی ہے البتہ میں نے ایک سرسری چٹھی مولوی محمد علی صاحب کو لکھی تھی کہ میں حضرت مرزا صاحب کو مجدد مانتا ہوں اور نبی نہیں مانتا۔ اور میرا اعتقاد ہے کہ مرزا صاحب کے انکار سے کوئی شخص مجرم نہیں بن سکتا اور میں ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنے کا خواہاں ہوں خواہ وہ بانئے سلسلہ یا احمدیوں کا کتنا ہی مخالف ہو۔ اگر ایسی پوزیشن ہے تو میں احمدی بننے کو تیار ہوں تو جواب ملا کہ ٹھیک ہے پس میں اس عقیدے کا احمدی ہوں اور یہی اعتقاد جماعت لاہور کا ہے میری نماز ہر مکفر و مکذب کے پیچھے ہو سکتی ہے"

(اخبار بدر مجریہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۶ء)

یہ ہے غیر مبائعین کی فرضی تنظیم کے امیر صاحب کی اصلی تصویر ...

گر ہمیں مکتب ہمیں ملاں کار طفلاں تمام خواہد شد

ماسٹر عبد الکریم صاحب عبد دای نمائندہ خصوصی

ماسٹر صاحب کے ساتھ میری خط و کتابت ہوئی ... [illegible]

وعدہ چندہ وقفِ جدید بابت ۱۹۶۷ء

ایسے مخیر احباب جنہوں نے وقفِ جدید کے دسویں سال کے وعدہ جات کے ساتھ ساتھ ادائیگی بھی کر دی ہے ان کے اسماء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض دعا ارسال کی گئی ہے اور قارئین اخبار بدر سے بھی دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمادے اور مزید خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل قادیان ۲۶/۰
حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ،، ۴۲/۰
مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ،، ۶/۰
،، امیر احمد صاحب ،، ۶/۰
،، بی عبداللہ صاحب ناصر ۱۲/۰
،، چوہدری محمد طفیل صاحب ،، ۶/۰
،، چوہدری عبدالقدیر صاحب ،، ۶/۰
محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ ،، ۶/۰
عزیزہ امۃ الباسط بنت ،، ۶/۰
،، امۃ الرشید ،، ،، ۶/۰
،، عبدالواسع صاحب ابن ،، ۶/۰
مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب
معہ امۃ الرشید ،، ۷/۰
،، ممتاز احمد صاحب ہاشمی ،، ۶/۰
عزیز سرفراز احمد صاحب ہاشمی ابن ،، ۶/۰
مکرم مرزا محمود احمد صاحب ،، ۷/۰
،، ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر ،، ۵۲/۰
،، ذوالفقار احمد صاحب ،، ۶/۰
محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ،، ۱۵/۵۰
،، زاہدہ بیگم صاحبہ ،، ۶/۰
عزیزہ زینب النساء بنت قریشی
فضل حق صاحب ،، ۲/۰
مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل ،، ۶/۰
،، صدیق احمد امینی ابن ،، ،، ۶/۰
عزیزان رفیق احمد، جمیل احمد، ناصرہ بیگم
نعیمہ بیگم بچگان امینی صاحب فاضل ۶/۰
مکرم قاضی ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ
از طرف اطفال الاحمدیہ ۹/۰
مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۱۴۵۰/۰
،، میاں محمد ادریس صاحب ،، ۱۰۰/۰
،، ،، محمود احمد صاحب گلاب ،، ۲۲/۰
،، انوار احمد صاحب ،، ۲۱/۰
،، محمد ادریس خان صاحب ،، ۶/۰
،، عبدالمجید صاحب وہرہ ،، ۱۰/۰
بمعہ بچگان
،، مسعود احمد صاحب وہرہ ،، ۶/۰
عزیزہ نور جہاں بیگم بیلی چری ۵/۰
،، مبارکہ بیگم صاحبہ ،، ۳/۰
،، منور احمد صاحب ،، ۳/۰
،، طاہرہ بیگم صاحبہ ،، ۳/۰
عزیز نشاط احمد صاحب ،، ۲/۰
مکرم پی ایم کٹی صاحب ،، ۷/۰

عزیز اکمل احمد صاحب ابن مولوی
لطیف الرحمٰن صاحب ہجوہ کلکتہ ۳/۰
،، ظفر احمد صاحب ابن ،، ۲/۰
،، منور احمد صاحب ،، ،، ۱/۰
عزیزہ امۃ النساء بنت ،، ۳/۰
،، اشرف النساء صاحبہ ،، محمد احمد ۱/
،، آصفہ النساء صاحبہ ،، ،، ۱/۰
،، فہیم النساء صاحبہ ،، ،، ۱/۰
،، شفقت النساء صاحبہ ،، ،، ۲/۰
،، رحیمہ خاتون صاحبہ ،، ۲/۰
،، عظیمہ خاتون صاحبہ ،، ۱/۰
،، طلعت جہاں صاحبہ بی ایس سی گیا ۱۰/۰
مکرم شاہ ناصر احمد صاحب ،، ۲/۰
،، سید عزیز الرحمٰن ابن سید حبیب الرحمٰن صاحب مظفرپور ۱/۰
،، ،، مجیب الرحمٰن صاحب ابن ،، ،، ۱/۰
عزیزہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ بنت ،، ۱/۰
،، امۃ القدوس بنت ،، ۱/۰
،، امۃ المنور ،، ،، ۱/۰
،، امۃ الرحمٰن لولو ،، ،، ۱/۰
مکرم سید صاحب موصوف نے بچوں کی اس رقم کی ادائیگی کے بعد مزید ۵/۸ روپے ٹیکس کے حساب سے وعدہ ارسال فرمایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء
مکرم مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب
مونگھیر ۲/۵۰
سید جناب والد سید سعید الدین احمد صاحب ،، ۱۰/۰
،، والدہ سیدہ وسیم النساء مرحومہ ۱۰/۰
،، اہلیہ و بچگان ۹/۰
عزیزہ بشریٰ بنت شاہدہ بیگم صاحبہ مظفرپور ۶/۰
عزیز مبارک احمد ابن ،، ،، ،، ۶/۰
عزیزہ مبشرہ بیگم بنت ،، ،، ،، ۶/
،، امۃ الناصر ،، محمد عبداللہ ،، ۶/۰
مکرم مولوی سید وزارت حسین صاحب اوریگا ۶/۰
محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ ،، ،، ۶/۰
عزیز سید مبشر احمد متعلم بی ایس سی ،، ۶/۰
،، انوار احمد ،، ایم ایس سی ،، ۶/۰
مکرم مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد ۹/۵۰
محترمہ ناصرہ سراج صاحبہ ،، ۶/۵۰
بچگان مولوی سراج الحق صاحب ،، ۶/۰
مکرم میر کلیم اللہ صاحب شیموگہ ۱۰/۰
محترمہ عائشہ بی مرحومہ والدہ اختر حسین صاحب شیموگہ ۶/۵۰
،، مہر النساء اہلیہ اختر حسین صاحبہ ،، ۶/۵۱

عزیز کلیم احمد ابن ایم۔اے حلیم وائی ورنگ ۶/۰
،، برکات احمد سلیم ابن ،، ،، ۶/۰
،، طاہر احمد منور ،، ،، ۶/۰
عزیزہ مبارکہ بیگم بنت ،، ،، ۶/۰
محمود احمد خلیل ابن ،، ،، ۱/۰
مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ
از طرف اطفال کیرنگ ۴۰/۰
مکرم یعقوب خان صاحب ،، ۶/۰
محترمہ اہلیہ شیخ شفیع صاحب ،، ۶/۰
مکرم عبدالغفار صاحب رون لسورت ۱۲/۰
،، ایم عبدالکریم صاحب کوڈی ہنور ۲/۰
،، پی۔ ایم باوا صاحب ،، ۶/۰
محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ یادگیر ۱۹/۰
مکرم رفعت اللہ صاحب غوری ،، ۲۱/۰
،، غالب صاحب لارچی ،، ۵/۰
،، بشیر احمد صاحب ٹیپو ،، ۶/۰
،، رحمت اللہ صاحب ،، ۶/۰
عزیز عبیداللہ ولد رفعت اللہ صاحب غوری ۶/۵۰
عزیزہ مریم صدیقہ بنت ،، ۳/۰
،، کوثر صدیقہ ،، ،، ۲/۰
مکرم سی کنہا مو عبداللہ صاحب چنگاڈی ۱۴/۰
،، ایم ابراہیم صاحب کٹی ،، ۱۰/۰
مجلس اطفال الاحمدیہ ،، ۵۲/۰
عزیز عبدالقدیر ابن خلیل الدین صاحب
معہ بہن بشیرہ ۶/۰
مکرم ضیاء الحق صاحب از طرف بچگان ،، ۶/۰
،، محمد حفیظ صاحب بنگلور ۱۲/۰
،، محمد فضل اللہ صاحب ،، ۶/۰
،، محمد شفیع اللہ صاحب ،، ۱۲/۰

مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب بنگلور ۶/۰
،، محمد اسداللہ صاحب بنگلور ۶/۰
،، عبدالرزاق صاحب گونڈا ۱۲/۰
،، عبدالسلام صاحب ندیسر ۶/۰
،، ایم محمد کنجو صاحب پیریم پاڈر ۵/۰
،، محمد عبداللہ صاحب بت دگی نگر
بلا تفصیل ۲۴/۰
،، پی احمد علی صاحب مرکرہ ۱۵/۰
محترمہ عائشہ بی اہلیہ پی احمد علی صاحب ۱۵/۰
مکرم پی کے عمر صاحب ابن ،، ۱۰/۰
،، مولوی محمد نعیم صاحب مونگھیر ۷/۰
،، سید محمود علی صاحب کرولی ۶/۰
،، عابد حسین صاحب ،، ۶/۰
،، عبدالعزیز صاحب ،، ۶/۰
،، محمد عظمت اللہ صاحب ،، ۶/۰
،، احمد الدین صاحب ،، ۶/۰
،، عبدالواحد صاحب مع
اہل و عیال ،، ۶/۰
محترمہ بشیر النساء صاحبہ ،، ۶/۰
مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آسنور ۶/۵۰
،، سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ ۱۲/۰
محترمہ مبارکہ بی بی صاحبہ نگریا ۱۱/۰
از طرف ناصرات الاحمدیہ
مکرم جمال احمد صاحب آزاد نگر ۶/۰
،، ڈی شریف صاحب سنگانلہ کولم ۵/۰
،، غلام محمد صاحب پانڈی پورہ ۴/۶
از طرف اطفال
،، عبدالسلام بٹ صاحب کنہ پورہ ۴۰/۰
بلا تفصیل

تقریبِ شادی و درخواستِ دعا

کل مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۷ء بروز پیر محترم الحاج سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم عبدالعزیز خالد صاحب ابن مکرم محمد موسیٰ خان صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض ۱۲ سو روپے محترمی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر قادیان دارالامان میں پڑھا تھا۔

خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد ظہور الدین صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے مختصر تقریر کے بعد دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ مقیم حیدرآباد

درخواستِ دعا

خاکسار قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا ایک خطرناک عارضہ میں بیمار ہے۔ اس کا حملہ وقتاً فوقتاً بسلسلہ زور کا ہوتا ہے۔ علاج معالجہ سے اب تک کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار
شیخ نورالدین احمدی۔ پان دکان
جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

اہلِ پیغام کی ذِلّت کے قدرتی سامان

(اُوس)

مصنف کتاب ''فتح حق'' کے لئے عبرت کا مقام

(۲)

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ

چوتھی ذلت

سنہ ۱۹۰۹ء میں جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام مولوی محمد علی صاحب کو انگریزی ترجمہ قرآن کے کام پر لگایا گیا اور انہیں ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری سے فارغ کر کے وہ کام حضرت مولوی شیر علی صاحب کو سونپ دیا گیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے انجمن سے استدعا کی کہ

''پہلے تراجم اردو اور انگریزی اور لغات عربی و انگریزی کا مطالعہ کیا جائے گا۔ دو سال میں ترجمہ ہوگا تقریباً چھ ہزار روپیہ اس کام پر علاوہ کاغذ وغیرہ کے خرچ آئے گا۔ ترجمہ کے لئے ایک مکان باہر ہوا دار ہونا چاہیئے اور ایک دفتر''

چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے ان کی ساری ضروریات پوری کر دیں۔ کھلے میدان میں ایک مکان معہ دفتر بنوا دیا۔ جس پر بقول مولوی محمد علی صاحب ۳/۱۱/۴ ۲۲۶۴ روپے خرچ ہوئے۔ پھر ایک ٹائپ رائٹر ۴۱۱/۰ روپے سے خرید کر کے دی گئی۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں ایک چپڑاسی ہمراہ دے کر ان کے لئے مولوی صاحب کو پہاڑ پر بھجوا دیا گیا۔ تاکہ وہ سکون کے ساتھ یہ کام جاری رکھ سکیں۔ اس طرح پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مولوی محمد علی صاحب کو ترجمۃ القرآن کے لئے نہ صرف معقول مشاہرہ دیا بلکہ اخراجات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر قسم کی سہولت ان کے لئے بہم پہنچائی۔ تب کہیں جا کر تین چار سال میں ترجمہ کا مسودہ تیار ہو کر ٹائپ ہوا۔ اب نوٹ دیباچہ لکھا جانا تھا کہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی وفات ہو گئی۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہو گئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء نے اپنی سوچی سمجھی سکیم کے تحت خلافت کا انکار کیا۔ مولوی صاحب چھ ماہ کی رخصت کا بہانہ بنا کر ترجمۃ القرآن کا تمام مسودہ اور تمام متعلقہ قیمتی کتب، ٹائپ رائٹر وغیرہ ساتھ لے کر لاہور چلے گئے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں جب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ریزولیشن کے تحت مسودہ اور متعلقہ کتب وغیرہ کو واپس کرنے کا مطالبہ کیا تو مولوی صاحب نے صاف جواب دیا کہ

''میں موجودہ انجمن کے نظام اور اس کی تمام کارروائی کو غلط خلاف قانون سمجھتا ہوں۔ اس لئے اس کا وہ ریزولیشن جس کے حوالے سے آپ نے مجھے مخاطب فرمایا ہے میرے لئے واجب التعمیل نہیں ہے ...... انجمن کو ترجمہ کے کام میں مخل ہونے کا کوئی حق نہیں ہے اس کام کو میں نے اپنے طریق اور اپنی اتقاء و رائے کے مطابق تکمیل کرنا ہے اور جس طرح سے میں پسند کروں اسے ختم کرنا اور طبع کرانا ہے ..... قطع نظر اس کے جہاں تک میں نے غور کیا ہے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ میری تصنیف ہے میری ملکیت ہے۔'' (رجسٹر صدر انجمن احمدیہ ۱۹۱۴ء ص ۲۸۹)

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنے نئے مسلک و عقائد کے ماتحت تیار شدہ مسودہ میں پہلی خیانت یہ کی کہ جماعت کے مخصوص عقائد نبوت مسیح موعودؑ۔ بن باپ ولادت مسیح وغیرہ کو خارج کر دیا۔ اور یہ ردّ و بدل اتنے وسیع پیمانہ پر کیا گیا کہ پہلے مسودہ ترجمہ قرآن کو دوبارہ ٹائپ کرانا پڑا۔ (پیغام صلح ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء)

بہرحال مولوی صاحب نے ترجمہ کی تکمیل پر کتب بھی واپس نہ کیں جن پر مرکز قادیان کا ہزاروں روپیہ خرچ آیا تھا۔ البتہ اس مرحلہ پر جبکہ مسودہ میں کافی ردّ و بدل کیا جا چکا تھا انہوں نے قادیان لکھا کہ

''میں نے ترجمہ مکمل کر لیا ہے اس کی طباعت کے نصف اخراجات اگر ادا کر دیئے جائیں تو اس کی آدھی کاپیاں آپ کو دی جائیں گی۔''

مگر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ان کی ''ذاتی رائے اور اتقاء'' کے مطابق ترمیم و تنسیخ ہونے کی صورت میں اب اس مسودہ کو جماعتی سطح پر شائع ہونے کے قابل نہ سمجھ کر ردّ کر دیا۔ غرضیکہ سنہ ۱۹۱۷ء میں یہ ترجمہ شائع ہوا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو سنہ ۱۹۱۹ء میں اس کا حق تصنیف انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے وصول ہونا شروع ہوا۔ اور پھر بعد میں خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز پر یہ حق تصنیف دگنا کر دیا گیا۔ مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس پر خود ان کے ساتھیوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ اور سنہ ۱۹۲۷ء میں اسی انجمن کے سرگرم رکن اور چوٹی کے لیڈر جنہیں کسی وقت اس مزعومہ انجمن کی طرف سے خلیفہ کا خطاب بھی عطا ہوا تھا۔ یعنی مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری نے اپنے ایک خط میں صاف لکھا کہ:۔

''مولوی صاحب کا انگریزی ترجمۃ القرآن جو انہوں نے بطور ملازم انجمن سے اجرت لے کر کیا ہے وہ چند آدمیوں نے بلا ضابطہ مولوی صاحب کو تملیک کر دیا ہے جو کسی طرح جائز نہ تھا...... مولوی صاحب کو اس کا لے لینا تقویٰ کے خلاف تھا۔''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۳۱۲)

یہاں یہ بتانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ خواجہ کمال الدین صاحب ہی نے ترجمہ انگریزی کی اشاعت سے قبل لکھا کہ

''ہم اس کو ذریعہ کمائی بنانا ایک لعنت سمجھتے ہیں۔''

(دیکھو ٹریکٹ احمدی جماعت میں تفرقات)

چونکہ مولانا غلام حسن خان صاحب کی باتیں معقول تھیں جس سے خواجہ صاحب کو بھی اتفاق تھا اس لئے مولوی صاحب کے ساتھی بھی ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ مؤلفان ''مجاہد کبیر'' نے پُر حسرت انداز میں کہا کہ

''افسوس...... اس سیدھے سادھے معاملہ کو مولانا مولوی محمد علی صاحب کے خلاف باتیں بنانے کے لئے ایک آسان ذریعہ سمجھ لیا گیا۔ اور در پردہ پروپیگنڈا اور مسلسل چہ میگوئیاں کی گئیں اور اس بات کو ایک ایسا رنگ دیا جاتا رہا کہ خدا جانے مولانا محمد علی صاحب انجمن سے کیا کیا ناجائز طور پر لے کر کھا گئے۔''

(مجاہد کبیر صفحہ ۱۹۸)

ادھر مجاہد کبیر صاحب کا کارنامہ ملاحظہ کیجئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے سنہ ۱۹۵۱ء میں اپنی نام نہاد انجمن کے جنرل سیکرٹری سے گٹھ جوڑ کر کے در پردہ ایک ''ہولی قرآن ٹرسٹ'' قائم کر لیا جس میں اپنے تئیں ''حنفی المذہب'' قرار دیا ''بورڈ آف ٹرسٹیز'' میں اپنے علاوہ اپنی اہلیہ (مہر النساء بیگم صاحبہ) اپنے برادر نسبتی (مسٹر این۔ اے فاروق) مؤلف ''فتح حق'' اپنے ایک فرزند محمد احمد صاحب یکے از مؤلفان ''مجاہد کبیر'' ایک بھتیجے میاں رحیم بخش صاحب اور ایک عزیز فضل احمد صاحب پسر جناب میاں محمد صاحب پریمیئر فلور ملز لائلپوری کو شامل کیا۔ ٹرسٹ کے مکمل مسودہ کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۵۱ء۔ ۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء

ٹرسٹ کی رجسٹری کے بعد جب اصل کارروائی منظر عام پر آئی تو ان کے رفقاء میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور اہل پیغام جلد تک میں وہ لے دے ہوئی کہ اہل پیغام اس کو تازیست نہیں بھول سکتے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کی بیگم صاحبہ کا بیان ہے کہ

''مفسدوں نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا اور طرح طرح کے بیہودہ الزام لگائے یہاں تک بھی اس کی کہ آپ نے احمدیت سے انکار کر دیا ہے۔ اور انجمن کا مال غصب کر لیا۔'' (بحوالہ رسالہ میاں محمود صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ)

ناظرین غور فرمائیں کہ یہ وہی ''انجمن'' ہے جسے مولوی محمد علی صاحب ''خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین'' قرار دے کر پوری جماعت کا اسے حاکم کہا کرتے تھے قدرت حق کا انتقام کیسا رہا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے جو ابتداء ہی میں ان کے بارہ میں خبر دی گئی تھی وہ کس طرح پوری ہوئی کہ لیمزقنہم۔ پس یہ چوتھے نمبر کی ذلت ہے جو غیر مبائعین کے حصہ میں آئی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

پانچویں ذلت

مولوی محمد علی صاحب مرحوم زمین کے لئے اوائل میں ہی یار لوگوں نے ''مجدد الدین'' کا الہام اختراع کیا تھا کا کہنا ہے کہ

''جس وقت ہم علیحدہ ہوئے ہیں مجھے بھی الہام ہوا تھا وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ''

(مجاہد کبیر صفحہ ۱۳۳)

پہلے آئندہ زندگی پہلے سے بہتر ہو گی لیکن ہوا اسکے خلاف جبکہ ان کی آخری زندگی نہایت پریشانیوں تلخیوں، مصائب و مشکلات سے دوچار ہو کر گذری جس کی تفصیل خود ہی "میری زندگی کا ایک ورق" میں فرمائی ہے اور پھر ایک چٹھی مطبوعہ ۲۵ر جولائی سنہ ۱۹۱۵ء میں لکھا کہ

"جب سے میں گذشتہ بیماری کے حملہ سے اُٹھا ہوں اس وقت سے یہ دونوں بزرگ (ڈاکٹر غلام محمد صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب) اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری، میرے خلاف پروپیگنڈہ میں اپنی پوری قوت خرچ کر رہے ہیں اور ہر ایک تنکے کو پہاڑ بنا کر جماعت میں ایک فتنہ شروع کیا ہوا ہے ...... یہ نوٹس جاری کر کے جماعت کے بنیادی نظام پر کلہاڑی چلائی گئی۔ اور امیر جماعت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا گیا ہے"

(بحوالہ میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ صفحہ ۲۱-۲۷)

اسی طرح ان کی بیگم صاحبہ محترمہ مدینہ فاروقی صاحب مؤلف "فتح حق" کی حقیقی ہمشیرہ صاحبہ نے بھی ایک خط میں لکھا کہ

"مفسدوں نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا اور طرح طرح کے بیہودہ الزام لگائے یہاں تک بکواس کی کہ آپ نے احمدیت سے انکار کر دیا ہے اور انجمن کا مال غصب کر لیا ہے"

"ان تفکرات نے آپ کی جان لے لی۔ سب ڈاکٹر بھی کہتے تھے کہ اس غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی"

"... ایک وصیت لکھ کر شیخ میاں محمد صاحب کو بھیج دی کہ یہ سات آدمی جو اس فتنہ کے بانی ہیں ..... اور جن کا سرغنہ مولوی صدر الدین ہے میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھائیں چنانچہ اس وصیت۔ ناقل فاروقی) پر عمل ہوا"

(ایضاً صفحہ ۲۶ و ۲۷) مزید تفصیلات کے دیکھیں مجاہد کبیر صفحہ ۲۴۳ و ۲۴۴)

اس عبارت میں مؤلف "فتح حق" کے لئے بحیثیت مولوی صاحب مرحوم کے نسبتی بھائی ہونے کے زیادہ عبرت کا سامان ہے۔

پھر مولوی محمد علی صاحب کی انجمن کے بعض چیدہ ممبران مولوی صدر الدین صاحب کے متعلق کھلے طور پر یہ رائے ظاہر کر چکے تھے کہ مولوی صدر الدین صاحب کو۔

"حکومت کا شوق ہے وہ سوائے اس کے کسی بات پر رضامند نہیں ہو سکتے کہ تمام اختیارات ان کو دے دیئے جائیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی بھر ہر ایک سے برسر پیکار رہے ..... وہ اقتدار کے بھوکے ہیں جب تک وہ اسے حاصل نہ کر لیں گے۔ جماعت میں فتنہ و فساد ختم نہیں ہو سکتا مگر جس روز جماعت نے یہ قدم اٹھایا تو وہ دن جماعت اور تحریک احمدیت (یعنی لاہوری تحریک۔ ناقل) کے خاتمہ کا دن ہو گا"

(سرکلر از ڈاکٹر غلام محمد صاحب احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ محررہ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۵۹ء)

اب ذرا بعد کے واقعات پر نظر رکھتے ہوئے غور کیجئے کیا یہ کوئی کم ذلت اور رسوائی ہے کہ جس انجمن کی مولوی محمد علی صاحب نے تحقیق بغض وعناد پر بنیاد رکھی۔ اور خلیفہ برحق کے خلاف کھڑا کیا جب مولوی صاحب کا آخری وقت آیا اور وصیت کی کہ مولوی صدر الدین صاحب میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں تو نہ صرف یہ کہ اس انجمن نے اپنے سابق امیر کی وصیت کو پس پشت ڈال دیا بلکہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد اسی شخص کو انجمن کا صدر اور مولوی محمد علی صاحب کی جگہ "قوم" کا امیر بھی مقرر کر دیا!!

اب فاروقی صاحب کی قسم کے لوگ جو ناحق طور پر فتح کے شادیانے بجا رہے ہیں اگر ہوش سے کام لیں تو دیکھیں کہ آج اُن کے بہنوئی کی روح اس منظر کو دیکھ کر کس طرح بے چین ہو رہی ہو گی اور زبان حال سے کہہ رہی ہو گی سہ

مجھے دیکھو جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

سوم۔ صفحہ ۲ پر بعنوان "ہندوستان میں پیغامیوں کی عبرتناک حالت" شائع ہو چکا ہے۔ جموں میں ان کی حالت ہے وہ اوپر کے مضمون سے واضح ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔ وما علینا الا البلاغ۔

جموں کی مسجد احمدیہ پر بیٹھا اور اہل پیغام

بقیہ صفحہ

جب وہ ذاتی جھگڑے کی بناء پر جماعت احمدیہ قادیان سے الگ ہوئے تو ان کے عقائد بھی تھے جو قادیانی جماعت کے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے اپنے عقائد کو بدل ڈالا۔ موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں درخواست کی تھی۔ اور نہایت ہی عاجزی سے استغفار اور توبہ کرتے ہوئے عرض کی تھی کہ میری تجدید بیعت منظور فرما لی جائے۔ لیکن بعد میں جب مرکز نے مقامی عہدیداروں سے اس بارہ میں رپورٹ لی تو ماسٹر صاحب میں کوئی اصلاحی تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے سفارش نہ کی۔

شیخ غلام مرتضیٰ صاحب جنرل سیکرٹری

۸ر جنوری کو میں نگروٹہ دورہ پر گیا تو اتفاق سے ان کے جنرل سیکرٹری شیخ غلام مرتضیٰ صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ بعد سلام مسنون ان سے میں نے دریافت کیا کہ "کیا آپ نے جناب امیر صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی بیعت کی ہے اور آپ احمدیہ انجمن اشاعت جموں کے جنرل سیکرٹری ہیں؟" آپ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نہ تو احمدی ہوں اور نہ ہی اُن کا عہدیدار اس پر میں نے کہا کہ اخبار پیغام صلح لاہور میں تو آپ کو جنرل سیکرٹری ظاہر کیا گیا ہے آپ نے جواب میں کہا کسی نے جھوٹ موٹ اخبار میں لکھ دیا ہے۔

مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ شیخ صاحب غیر احمدی ہیں اور مسجد شیخ سوداگر صاحب واقع محلہ بولا شکا میں غیر احمدی امام کی اقتداء نمازیں ادا کرتے ہیں۔ یہ ہے غیر مبائعین کی نام نہاد "فرضی" صوباتی تنظیم کے عہدیداروں کا اصلی حال۔ یہ تنظیم بھی خوب ہے یہ عہدیداران نہ صرف یہ کہ غیر احمدی مکذب اور مکفر امام کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے ہیں بلکہ ان میں بعض سرے سے احمدی نہیں!!

غیر مبائعین انڈیا کی عبرتناک حالت

ہندوستان میں غیر مبائعین کی عبرتناک حالت کے متعلق اخبار بدر میں پوری تفصیل سے آچکی ہے۔ یہاں ایک لطیفہ بیان کرنے کے لائق ہے وہ یہ کہ حیدرآبادی غیر مبائعین اپنا مرکز حیدر آباد دکن (انڈیا) بتلاتے ہیں مگر حیدر آباد میں اُن کے مرکز کی حقیقت مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدر آباد دکن کے مضمون سے واضح ہو چکی ہے جو اخبار بدر مجریہ ۲ر مارچ سنہ ۱۹۶۷ء کے صفحہ کالم نمبر ۲ پر شائع ہوا۔

تقریب شادی و دعوتِ ولیمہ

قادیان ۴ر اپریل۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب درویش آف چک سکندر ضلع گجرات کی شادی بتاریخ ۳۱ر مارچ بروز جمعہ عمل میں آئی محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے پہلے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی۔ اور برات مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی درویش کے رہائشی مکان محلہ ناصر آباد گئی۔ وہاں تلاوت اور دعائیہ نظم کے بعد حضرت بھائی الہ دین صاحب (صحابی) نے دعا کرائی۔

محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے ماسٹر صاحب موصوف کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ نجم النساء صاحبہ بنت مولوی احمد بدر الدین صاحب آف حیدر آباد سے مورخہ ۱ر فروری سنہ ۶۷ء کو فرمایا تھا۔

مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب درویش نے آج رات اپنے رہائشی مکان پر دعوت ولیمہ دی جس میں حضرت امیر صاحب و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دوسرے ۶۰ احباب کو مدعو کیا۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور بہتر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (ایڈیٹر)

درخواست دعا۔ مندرجہ ذیل احمدی طلباء پنجابی یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احمدی بھائیوں سے عاجزانہ التماس ہے کہ انکی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں تاکہ وہ لوگ کامیابی کا تمغہ پا کر خوش و خرم ہوں اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے منادی ہوں (۱) شیخ عمران صاحب فرسٹ بی۔ اے۔ (۲) رفیق احمد احمدی فرسٹ بی۔ ایس۔ سی (۳) ظفر اللہ خان پری یونیورسٹی سائنس (۴) محمد طارق احمد صاحب [illegible]

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

مندرجہ ذیل عہدیداران کے تقرر کی منظوری بہ تکمیل نے بے ہودی جاتی ہے۔
ناظر اعلیٰ قادیان

۱- جماعت احمدیہ کلکتہ

آڈیٹر و ممبر مجلس عاملہ۔ مکرم محمد ادریس صاحب
ممبر مجلس عاملہ۔ مکرم شرف علی صاحب

۲- جماعت احمدیہ دہلی

صدر و سیکرٹری مال۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل۔
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم۔ مکرم صوفی عبد الشکور صاحب

۳- جماعت احمدیہ بھدوہی

(ضلع بنارس)
صدر۔ مکرم حکیم عبد الحمید صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم ماسٹر شکر اللہ صاحب

۴- جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

سیکرٹری مال۔ مکرم ریاض احمد صاحب

۵- جماعت احمدیہ چینداپور۔

(نظام آباد)
صدر۔ مکرم غلام علی صاحب (کاماریڈی)
نائب صدر۔ مکرم حشمت اللہ صاحب (ابراہیم پٹھم)
نائب صدر۔ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب (چینداپور)
سیکرٹری مال۔ مکرم محمد احمد اللہ صاحب (کاماریڈی)
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم محمد عنایت اللہ صاحب

۶- جماعت احمدیہ پورٹ بلیر

(انڈیمان)
صدر۔ مکرم نذیر احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم شریف احمد صاحب
" تبلیغ۔ مکرم محمد طاہر صاحب
" تعلیم و تربیت۔ مکرم عبد الجبار صاحب
امین۔ مکرم بی۔ ایم ابوبکر صاحب

۷- جماعت احمدیہ کدردن (کشمیر)

صدر:-
مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب
سیکرٹری مال:-
مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب
" امور عامہ:-
مکرم وجاہت حسین صاحب
" تبلیغ:-
مکرم مولوی حبیب الرحمن صاحب

۸- جماعت احمدیہ ہبلی

نائب سیکرٹری مال:-
مکرم عبد الرزاق صاحب کتدر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی وضاحت سے ان لوگوں کی طرف توجہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے جو اب تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے سو اس تحریک کے ذریعہ تمام جماعتوں اور عہدیداران کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دفتر سوم کو مضبوط تر کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ خاص توجہ دے کر ان احباب سے وعدہ جات حاصل کر کے دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں گے اس تحریک کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو دیا جائیگا۔

اب چونکہ دفتر سوم کا دوسرا سال گذر رہا ہے اس لئے سال اول اور سال دوم کیلئے الگ الگ وعدہ جات ارسال فرمادیں اور احباب کو جلد ادائیگی کی تاکید فرمائیں۔ وعدہ جات کی کم از کم شرح ۱۰/- روپیہ ہے اور صاحب حیثیت احباب زیادہ سے زیادہ رقوم کا وعدہ ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس عظیم الشان مالی جہاد میں شمولیت کرنا ہر احمدی پر واجب ہے پس اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب کے مستحق بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔
وکیل المال تحریک جدید قادیان

میرا الٰہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں!

از سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں یقین سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزانوں کو اپنا سمجھتا ہے اور امساک سے دور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ روشنی میں سے تاریکی دور ہو جاتی ہے ...... مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں"
سیدنا حضرت اقدس نے مزید فرمایا کہ
"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا"
احباب کرام مالی فرائض کی انجام دہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہے کہ حضور احباب جماعت سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تاکید فرماتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ احباب جماعت باوجود اپنی ذاتی و خاندانی ضروریات اور مشکلات کے دین کے کاموں کو مقدم رکھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔
(ناظر بیت المال قادیان)

تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء

جماعتوں کو باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو اس میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبر ۶۵ء سے تحریک جدید کے نئے دور یعنی دفتر سوم کا اجراء فرماتے ہوئے فرمایا:-
"دوران سال نومبر کے بعد جو نئے لوگ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہوئے ہیں ان سب کو دفتر سوم میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ ان تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں۔ نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی ایسے ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں۔ اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل گئے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ دفتر سوم میں شامل ہو جائیں۔
سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوم کا اجراء کیا جاتا ہے۔ تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ دے اور اس کو منظم کرنے کی کوشش کرے" (خطبہ جمعہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۵ء) ص۔

خبریں

چنڈی گڑھ ۳ر اپریل۔ آج پنجاب کے مکھیہ منتری شری گورنام سنگھ نے متحدہ محاذ وزارت میں توسیع کا اعلان کر دیا۔ اس کے مطابق وزارت میں ایک وزیر اور چار ڈپٹی وزیر شامل کر دیئے گئے ہیں۔ وہ کل ۴ر اپریل کو شام چار بجے اپنے عہدوں کا حلف لیں گے۔ وزراء کے نام یہ ہیں۔ شری ستیہ پال ڈانگ کمیونسٹ (دایاں بازو) وزیر۔ انہوں نے سابق مکھیہ منتری شری گیانی گورمکھ سنگھ مسافر کو امرتسر ویسٹ کے حلقہ میں شکست دی تھی۔ ڈپٹی وزیر (۱) شری نقیر چند بھٹہ (آزاد) آپ نے چناؤ میں اسمبلی کے سپیکر شری ہربنس لال متل کو ہرایا تھا۔ (۲) دربارہ سنگھ (آزاد) حلقہ نکودر (۳) شری بشمبر ناتھ مکڑ (آزاد) حلقہ مکیریاں (۴) شری ستنام سنگھ باجوہ آپ کانگرس ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے لیکن آپ نے سپیکر کے چناؤ میں متحدہ محاذ کے امیدوار کی حمایت کی تھی۔ اس کے بعد آپ کانگرس سے مستعفی ہو کر متحدہ محاذ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح اب متحدہ محاذ کی وزارت میں وزراء کی تعداد دس ہو گئی ہے ۶ وزیر ہیں۔ چار ڈپٹی وزیر۔ شری گورنام سنگھ نے مزید بتایا کہ شری کرپال سنگھ ایڈووکیٹ جو سپریم کورٹ دہلی میں پریکٹس کرتے ہیں کو پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل بنا دیا گیا ہے۔

چنڈی گڑھ ۳ر اپریل۔ پنجاب کے وزیر خوراک و سپلائی میجر جنرل راجندر سنگھ سپیرو نے آج پنجاب کونسل میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے اعتراف کیا۔ کہ اس سال جنوری اور فروری میں گندم کے نرخ ایسی سطح پر تھے جس پر پہلے کبھی نہ پہنچے تھے۔ اس وقت گندم کا بھاؤ ۱۲۰ روپے فی کوئنٹل ہو گیا تھا۔ اس کے بعد نرخ کم ہوئے اب بے موسمی بارش کے باوجود پر کچھ چڑھ گئے۔ اب بھاؤ ۱۲۰ روپیہ سے ۱۱۰ کے درمیان ہے لیکن کھلی مارکیٹ میں گندم کے نرخوں کے اس اتار چڑھاؤ کا سرکاری طور پر گندم کی تقسیم پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ گندم کا صرف وہی سٹاک پنجاب سے باہر جانے دیا جائے گا جسے سرپلس قرار دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ آج راجیہ سبھا میں وزیر ٹرانسپورٹ ڈاکٹر وی کے راؤ نے بتایا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے جو بھارتی جہاز پکڑے تھے ان میں سے وہ ایک بڑا جہاز ۹ چھوٹے جہاز ۱۳۰ کشتیاں اب تک روکے ہوئے ہیں۔ ہم بہترین کوششوں کے باوجود پاکستان کو وہ جہاز واپس کرنے کی ترغیب دینے میں ناکام رہے ہیں۔ ہم نے یہ رویہ اختیار کیا ہے کہ جب تاشقند معاہدہ کے ماتحت تعلقات نارمل کرنے کی بات چیت کی جائے تو روکے گئے جہازوں کی واپسی کا سوال بھی اٹھایا جائے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان نے جو دو جہاز واپس کئے ہیں ان کا مال ابھی تک واپس نہیں کیا۔

نئی دہلی ۔ ۳ر اپریل۔ وزیر خوراک و زراعت چودھری جگجیون رام نے لوک سبھا میں بتایا کہ گنّا ملوں کی طرف سے گنّا کاشتکاروں کو دی جانے والی گنّے کی قیمت پر جلد نظر ثانی کی جائے گی۔ یہ آپ نے کچھ ممبروں کی طرف سے کھانڈ کی پیداوار میں ہونے والی کمی کے متعلق کئے گئے سوالات کے سلسلہ میں کہا۔ آپ نے شوگر سے کنٹرول ختم کرنے کا مطالبہ بھی خارج از بحث قرار دیا۔

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ وزیر خارجہ شری ایم۔ سی چھاگلہ نے آج لوک سبھا میں بتایا گیا کہ بھارت سرکار کو کوئی اطلاع نہیں ہے کہ روس نے پاکستان کو فوجی امداد دی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ بھارت سرکار برطانوی حکومت کی طرف سے بحیرہ ہند میں چند جزیرے خریدنے کی تجویز کے اثرات کا جائزہ لے رہی ہے برطانیہ ان جزائر میں فوجی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کی تجویز یہ ہے۔ کہ فرقہار سرونشز اور چیگوس کے جزیرے خرید لے جائیں۔ بھارت سرکار نے دفاعی مقاصد کے لئے بحیرہ ہند میں کسی جزیرہ کی خرید کی تجویز پر غور نہیں کیا۔

مرزاپور (یو۔ پی) ۳ر اپریل۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی کے ہمراہ دورہ کرنے والے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ یو۔ پی کے ضلع مرزاپور میں دورہ کے دوران پردھان منتری نے جو کچھ دیکھا وہ بھوک، اور عوام کو درپیش مصائب کی منہ بولتی تصویر تھی۔ پردھان منتری ضلع کے اس مقام پر پہنچیں جہاں ایک دانی کی طرف سے بھوکے لوگوں کے لئے لنگر لگایا گیا ہے تو وہاں پانچ سو مرد عورتوں اور بچوں نے جو بھوک کی وجہ سے سوکھ کر ہڈیوں کا پنجر بن چکے تھے پردھان منتری کے پہنچنے پر نہایت نحیف آواز میں لرزتے ہاتھ اٹھا کر پردھان منتری کا سواگت کیا۔ اس جگہ کانگرس اور اپوزیشن پارٹیوں کے نمائندوں نے پردھان منتری کو بتایا کہ وہ اس وقت جو کچھ دیکھ رہی ہیں یہاں حالت اس سے بھی بہت بدتر ہے جن کا یہاں کے لوگوں کو بھوک اور افلاس کی وجہ سے سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان لوگوں نے پردھان منتری کو ایک تحریری عرضداشت پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ بھوک کی وجہ سے اس علاقہ میں بھاری تعداد میں موتیں بھی ہوئی ہیں چنانچہ ایسے ساٹھ افراد کے نام اور پتے فہرست کی شکل میں پردھان منتری کو پیش کی گئی جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ بھوک سے مرے ہیں۔ حالیہ بارشوں کا فصلوں پر اثر کے متعلق اخباری نمائندوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اول تو سوکھا سے کوئی فصل بچی ہی نہیں۔ اگر کوئی فصل بچ بھی رہی تھی تو اب بارشوں نے ختم کر دی ہے۔ بھوک سے ہونے والی اموات کے متعلق پوچھے جانے پر آپ نے کہا کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے بھوک سے ہونے والی اموات کا ذکر کیا ہے مگر سرکاری حکام کے مطابق یہ کہنا مشکل ہے کہ کوئی شخص بھوک سے مرا ہے یا کسی دوسری وجہ سے کیونکہ تپ دق وغیرہ کئی دیگر وجوہات کی وجہ سے بھی موتیں ہوئی ہیں۔ جب ایک شخص کو کچھ عرصہ پوری خوراک نہ ملے اور اس کی موت ہو جائے تو یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ اس کی موت بھوک سے ہی ہوئی ہے۔ لیکن آپ نے کہا کہ مجھے یہ پورا اعتماد ہے کہ بھوک سے وسیع پیمانہ پر اموات نہیں ہوئیں۔

پردھان منتری نے یہ تسلیم کیا کہ صورت حال بڑی تشویشناک ہے اور ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ کمی خوراک کی وجہ سے مرے ہوں۔ ایک گاؤں کے ایک پچاس سالہ شخص نے نمائندہ پریس کو بتایا کہ اس گاؤں میں پندرہ اشخاص بھوک سے مر چکے ہیں۔ اور ان کے وارثوں کے پاس ان کا داہ کرم سنسکار کرنے کی قیمت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں جلانے کی بجائے دفنایا گیا۔

تعلیم الاسلام سکول قادیان کیلئے

ٹرینڈ بی ایس سی معلّم و معلّمہ کی ضرورت

قادیان میں جماعت احمدیہ کے دو مڈل سکول قائم ہیں ایک لڑکیوں کے لئے دوسرا لڑکوں کے لئے اب دونوں مدارس میں ہائی سکول کی جماعتوں کا اجراء مقصود ہے اس لئے ہر دو مدرسہ جات کے لئے گورنمنٹ گریڈ پر ایک ایک ٹرینڈ بی۔ ایس۔ سی معلّم و معلّمہ کی ضرورت ہے۔ مرکز میں رہ کر ایسی خدمات بجا لانے کی خواہش رکھنے والے ایسے امیدوار اپنی درخواستیں مقامی صدر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مورخہ ۱۵ر اپریل ۱۹۶۷ء تک دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔

جماعت کے نوجوان افراد کے لئے خدمت کا یہ نادر موقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درویشی دور کے لئے یہ شدید خواہش تھی کہ جماعت کے نوعمر گریجوایٹس سلسلہ کی خدمت کے لئے مرکز میں آئیں۔ اس لئے اپنے آقا کی اس خواہش کے احترام میں سلسلہ کی خدمت کے لئے مرکز میں پہنچ کر سعادت دارین حاصل کریں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان